

شاہ ابوالمعالی

شاہ ابوالمعالی وہی بزرگ ہیں جن کا نام عوام میں کثرت استعمال سے شاہ ابوالمعالی کے بجائے ”شید رمالی“ بن گیا ہے۔ اب ان کے مزار کا نام اور اس بازار کا نام جہاں مزار واقع ہے شید رمالی، کہلاتا ہے، ان کا اصلی نام ابوالمعالی تھا، کیونکہ انھوں نے خود لکھا ہے کہ:

پیر نام ابوالمعالی کرو

معاصر تذکرہ نگاروں یعنی اخبار الاخبار مولفہ عبدالحق محدث دہلوی اور منتخب التواریخ مولفہ عبدالقادر بدایونی میں بھی یہی نام لکھا ہے۔ متاخرین تذکرہ نگاروں نے مثلاً غلام سرور مولف حدیقتہ الاولیاء نے خیر الدین ابوالمعالی لکھا ہے۔ متاخرین ان کو کرمانی لکھتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ وہ کرمان کے صحیح النسب سادات میں سے تھے، لیکن عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے کہ ان کے آبا و اجداد عرب سے آئے۔ یہ صحیح ہے لیکن وہ عرب چھوڑ کر سیدھے ہندوستان نہیں آ گئے تھے، بلکہ کرمان میں مقیم ہو گئے۔ بعد میں ۹۰۰ھ کے آغاز میں ان میں سے میر فیض اللہ باقی اور سید مبارک اچہ کے قریب قصبہ داؤد جال میں مکان بنا کر رہنے لگے۔ بقول بدایونی وہ نواحی ملتان کے قصبہ سیت پور میں آباد ہو گئے۔ بعض سوانح نگاروں نے سیت پور کو غلط پرطہ کر سیت پور لکھا ہے۔ شاہ ابوالمعالی کے والد کا نام سید رحمت اللہ تھا۔ ان کے دو چچا تھے سید داؤد اور سید علل الدین۔ ان میں سے سید داؤد اپنی صلاحیت، ریاضت اور توفیق خدادادی سے اپنے وقت کے عالی رتبہ صوفی اور صاحب کشف و کرامات شمار ہوئے۔ سید داؤد کے والد سید فتح اللہ ان کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے اور ان کے بڑے بھائی سید رحمت اللہ یعنی ابوالمعالی کے والد نے

ان مقامات داؤدی، عبدالباقی، نوٹو گراف پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص ۱۲

لکھ غلام ابراہار مولفہ محمد غوثی (مرتبہ ۱۰۱۲-۱۰۲۰ھ) میں سید داؤد کے والد کا نام شیخ فیض اللہ لکھا ہے جو

غلط ہے (اذا کارا لابرار ترجمہ غلام ابراہار، ص ۳۰۷)

ان کی پرورش و تربیت کی تھی۔ یہ لوگ سیدت پور سے چونی یا چونیاں ضلع لاہور میں اٹھ آئے۔ پھر دیپال پور کے قریب قصبہ شیرگڑھ میں جا بسے۔ مقاماتِ داؤدی میں ذکر ہے کہ سید فتح اللہ داؤد جہاں سے اٹھ کر سنگوہ (ضلع منٹگری) میں آ گئے۔ سید داؤد کا مزار شیرگڑھ میں ہے اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ تذکروں میں سید داؤد کو جھنی وال لکھا ہے۔ اصل میں یہ چھنی والی ہے یعنی چونی والے۔ بعض سوانح نگاروں نے چونی وال کو ہی ایک جگہ یا مقام سمجھ لیا ہے۔

شاہ ابوالعالی شیرگڑھ میں ۹۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ بدایونی نے ابوالعالی حق پرست، اور گئے شیخ داؤد سے تاریخ ولادت نکالی ہے۔ بادشاہ نامہ عبدالحمید لاہوری مطبوعہ کلکتہ، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ ۳۳۷، ۳۳۸ پر شاہ ابوالعالی کے متعلق لکھا ہے کہ:

”مولد و منشأ از قصبہ بھیرہ است از پرگنات دارالسلطنت لاہور۔ در خدمت میاں میر ترک و تجرید اختیار نمودہ۔ سید عبداللطیف مصنف تاریخ لاہور نے اسی تاریخ کے حوالے سے ابوالعالی کی جائے ولادت بھیرہ لکھی ہے جو غلط ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور ابوالعالی ہوں گے کیونکہ عبدالحمید لاہوری ۱۰۶۷ھ میں وفات پا گئے اور انھوں نے شاہ ابوالعالی کے متعلق لکھا ہے کہ:

”از اہل و عیال گیسختہ انوں بشغلی کہ ازال رہ نور دی میدائے یقین فرا گرفتہ مشغول است“

گویا تالیف شاہ نامہ کے وقت یہ ابوالعالی زندہ تھے۔ حالانکہ شاہ ابوالعالی ۱۰۲۴ھ میں وفات پا چکے تھے۔

پانچویں پشت تک شاہ ابوالعالی کا نسب نامہ یوں ہے :

سید تقی الدین احمد (غریب سے کمان میں آئے)

صغی الدین آدم

سید دختر	کاظم علی	میر فیض اللہ باقی
	ابوالحسن و محمد رشید	سید محمد مبارک

سید فتح اللہ	سید محمد بارکن	سید اہد داؤد	سعد اللہ
فاطمہ	سید رحمت اللہ	سید داؤد	سید جلال الدین
			خوندا بی

ابوالعالی

شاہ ابوالعالی نے شیرگڑھ میں ہی اپنے والد اور چچا سے تعلیم و تربیت حاصل کی اور اپنے چچا سید داؤد کے

نیرہدایت روحانیت کے مقامات طے کیے۔ انھوں نے ابوالمعالی کو اپنے ایک مرید خاص شیخ عبدالوہاب کے بھی سپرد کیا، تاکہ وہ ان کو صوفیہ کے آداب سلوک و طریقت سکھائیں۔ انھوں نے خوب ریاضت کی۔ وہ صوم وصال صحرائیں گزارتے، نیلو فر کے بسز پتے کھولا کر روزہ افطار کرتے اور اکثر روزہ بھی اربعین تک پہنچاتے۔ اس طرح وہ مرشد کی نظر میں مقبول ہوئے اور ۹۸۲ھ میں ان کی وفات پر ان کے خلیفہ نامزد ہوئے۔ تحفہ معالیہ میں لکھا ہے، کہ وہ ۲۹ سال تک وہیں رہے پھر اپنے پیر کے روحانی ارشاد پر خلافت ان کے بیٹے شیخ عبداللہ کے حوالے کی اور خود ۱۰۱۱ھ یعنی ۵۱ سال کی عمر میں لاہور روانہ ہوئے اور ۱۰۲۴ھ یعنی سال وفات تک لاہور میں مقیم رہے۔ مقامات داؤدی مؤلف ۱۰۵۶ھ میں لکھا ہے کہ انھوں نے ۱۰۱۵ھ سے لاہور میں مستقل سکونت اختیار کر لی، لیکن اس تاریخ سے پہلے بھی لاہور میں ان کی موجودگی کی اطلاع ملتی ہے۔ انھوں نے شیخ مبارک کی وفات پر یعنی ۱۰۱۱ھ میں فیضی کو تعزیت نامہ لکھا اور اپنی معذوری کا غذر کر کے اپنے بیٹے محمد صادق کو فاتحہ کے لیے بھیجا۔ وہ خط یہ ہے:

”بسی درخور لائق بود کہ بدل افکار و چشم اشکبار اظہار ہم پائی در اندوہ خرقہ جدائی بسرعت و اضطراب بجا آورده می شد و از جہت عذری بود کہ از دریافت سعادت حضور ماند۔ العذر عند الکرم معذرو مقبول و مأثور است۔ فرزند اجند محمد صادق از برائے ابلدغ فاتحہ فتح الابواب قربت و دعائے مزید حیات وافی بحفرت متوجہ گشت تا بشرط ملازمت انشراح یافتہ و دریں حادثہ خون انگیز و واقعہ درد آسیر بلال زمان ہم رنگی و ہم آہنگی فقرا و باز نماید۔“

خرنیتہ الاصغیا میں لکھا ہے کہ جب وہ شیر گڑھ سے لاہور آ رہے تھے تو انھوں نے راستے میں کئی مقامات پر کنوئیں، تالاب اور باغ بنائے جو شاہ ابوالمعالی کی جھوک مشہور ہوئے۔ معاصر اور قریب العصر تاریخوں میں ان عمارت کا کہیں ذکر نہیں کنوئیں، باغ اور عمارت بنانے میں کافی وقت، محنت اور دولت چاہیے ایک درویش بے نواسے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے اور پھر کنوئیں، تالاب اور باغ کو جھوک کیسے کہا جاسکتا ہے۔ جھوک گاؤں یا ڈیرہ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ضلع ملتان میں اب بھی کئی گاؤں جھوک کے نام سے معروف ہیں مثلاً

۱۔ مقامات داؤدی۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری روٹو گراف، ص ۲۲۳

۲۔ ایضاً ص ۲۶۶ ۳۔ تحفہ معالیہ، ص ۴ ۴۔ مقامات داؤدی، ص ۲۸۶

۵۔ خرنیتہ الاصغیا، غلام سرور، ج ۱، ص ۱۴۹-۱۵۰

جھوک حاجی، جھوک صالح۔

شیر گڑھ چھوڑنے سے پہلے وہ ایک مرتبہ دہلی گئے تھے اور ایک مرتبہ ٹھٹھہ جہاں بابا نیازی شاعر سے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔

ہشت محفل یعنی ملفوظات ابوالمعالی مرتبہ سید محمد باقر کے بیانات سے منکشف ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کی فقیری، درویشی، پاک بینی اور دیدہ وری کے بہت چرچے ہوئے، چنانچہ لوگ دُور دراز سے فیض پانے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کے مرید بنتے۔

شیخ عبدالحق اور شاہ ابوالمعالی

شیخ عبدالحق دہلوی جو خود عالم، مفسر، محدث، شاعر اور صوفی تھے، شاہ ابوالمعالی سے وابستہ عقیدت رکھتے تھے۔ انھوں نے ایک جگہ ان کے متعلق لکھا ہے:

”اسد الدین شاہ ابوالمعالی کہ شیر بیشہ جلالت و سرسنگ ایوان قدرت و ازواہان آگاہ و عاشقان درگاہ قادریہ است“

وہ اخبار الاخیار میں لکھتے ہیں:

”ابوالمعالی بغایت مناسبت عالی و قدر متعالی و اردو ریاضت و مجاہدہ سے کشف و قبول تمام یافتہ

و حسن مقال و ضمیمہ صحت حال مراخت۔ اشتیاق ملازمت او بسیار است، انتشار اللہ بیشتر گردے“

انھوں نے شاہ ابوالمعالی کی خدمت میں جو منظوم رقعہ لکھا ہے اس سے ان کی عقیدت و شیفتگی کا علم ہوتا ہے۔ یہ نظم بھی محفوظ رکھنے کے قابل ہے:

رقعہ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی بجناب ہدایت و ارشاد آکب زبدۃ الواصلین قدوۃ الراعین حضرت شاہ ابوالمعالی قدس سرہ العزیزہ اینست:

اے بادِ صبابہ نیک فالی رویر در شاہ ابوالمعالی

آں شاہ سرِ علم و عرفان سرِ حلقہ اہل ذوق و دعبان

برجاءۃ عارفان آگاہ مقبول ازل عزیزہ درگاہ

۱۵ ڈسٹرکٹ سنسز رپورٹ، ۱۹۶۰، مکتب ۸۳، ۱۵ مقامات داؤدی ص ۲۸۰۔

۱۶ شرح فتوح الغیب، نول کشور ص ۲۲۱، ۲۲۵۔ ۱۷ اخبار الاخیار دہلی ص ۲۳۸

گرزان کہ رہ محبال یابی	رہ در حرم وصال یابی
از بندہ بوی دعا رسائی	باہر ادبی کہ مے توانی
ثم از حدیث اشتیاقی	من بعد شکایت الفراقی
گو شوق تو از حد فردن است	از حیله گفت و گو بیرون است
مشاق جمال تست حقی	جویان جمال تست حقی
عمریت کہ با تو ای یگانہ	می بازم عشق غائبانہ
ہموارہ در انتظار آنم	تا قصہ ذوق بر تو خوانم
و در بخت مدو کند جہایم	چشم بجال تو کثیم
تن گر چہ از خدمت تو دوست	جان ... کہ ہمیشہ در حضور است
تشہ لبان یک ندایم	نظارہ گریان یک جہایم
مادرہ روان یک دیایم	دلدادہ عشق یک نگایم
افتادہ بخاک یک جنایم	سر مست ز بوسے یک شرایم
آشفستہ ز ذوق یک نوایم	ہر چند تو شاہ ما گدایم
خیارہ کشان یک خیرایم	دل سوختگان یک شرایم
ہیسات من گدا کہ باشم	لاف ز نم کہ خواجہ تا شدم
با تو کہ بجائے خواجہ باشی	چون لاف ز نم ز خواجہ تاشی
یک خواجہ و صد ہزار بندہ	یک شاہ و ہزار سر فلندہ
یک شاہ و صد ہزار مفتون	یک لیلی و صد ہزار محزون
یک حسن نظارگی ز حدیش	از تیر نگاہ ہر کی ریش
بر سوی دل ز دست دادہ	از راہ شکستگی فتادہ!
تاموی کہ چشم بر کشاید	بر روی مراود در کشاید
ہر چند بلند و ما فرومایم	ہر طور کہ ہستم ازان اویم
نظارہ گی جمال پسیریم	ہر چند بدست نفس ایریم

آلودہ زپای تابفسریم در بحر دلا دوست غرقیم
از خم شکنان بادۂ عشق وز راوردان جادۂ عشق
داریم اسید آن کہ نگاہی بہر جانب مافتہ نگاہی
یک جرعه خجاک ما بریزد بر ما بسیتزہ بر بخیرد
من بندہ ایں درست کینا جان و دل من فدائے ایشا

انہوں نے اپنے بیٹے کے نام ایک خط میں اپنے لاہور جانے اور شاہ ابوالعالی سے ملاقات کرنے کا حال لکھا ہے اور ان کے متعلق اپنے تاثرات قلمبند کیے ہیں بلکہ ایک دفعہ شاہ صاحب بیمار ہو گئے اور شیخ صاحب ان کی ملاقات کے لیے بے تاب، لیکن چونکہ ان کو حکم تھا کہ وہ

”مجببند و از زاویۂ اندوا پای برون نہ ہند و از درویش و توانگر و خویش بیگانہ و مردہ و زندہ ہیچ کس را نہ بیند و از جائے بجائے نہ رود“

اس لیے وہ مجبور تھے ان کے پاس نہیں جاسکتے تھے۔ صحت کی بحالی کے لیے ان کو لکھتے ہیں :
”الحمد للہ کہ بخیر گذشت۔ حق جل و علا سایۂ عنایت و محبت ایشاں برفقائے این سلسلہ پایندہ دارد کہ وسیلۂ حل لسی از مشکلات و سبب آسانی دشواری ہاست“
شیخ صاحب اس جس و قید سے سخت قلق و اضطراب میں تھے اور ان کا دل ریب و تشاک کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ اس لیے ایک مرتبہ شیخ صاحب نے انہیں لکھا :

”ہم خیر است و خوب خواہ بود۔ عنایت غوث الاعظم مبشیر است۔ ہیچ غم و اندیشہ را بخود راہ نہ ہند“
ایک مرتبہ شیخ صاحب درد غم و فراق سے بڑھال ہوئے جا رہے تھے۔ بے بس ہو کر ان کو لکھتے ہیں :
”اندوہ و تنگ دلی از حد گذشتہ۔ وقت امداد و اعانت است۔ فریاد رسی می باید کرد، در دای اغاش کبری کہ منتهی بجانب حضرت غوث الاعظم است اے باید پوشید و زردہ داؤدی در بر کرد و در غالب حقیقت علمی غوثیہ درآمد و تصرف کرد۔“

لے مقامات داؤدی، ردو گراف، ص ۱۳۷، ۱۳۸

۲۷ کتاب المکاتیب: الرسائل و باب الکمال و الفضائل، دہلی، ص ۲۲۳، ۲۲۴، ۳۰۲، ۳۰۶

دل سے رو دے دو ستم صاحبِ دلانِ خدا
درو کہ راز پہنانِ خواہد شد آشکارا
فریادِ دلِ غمزدہ را اگر کنی گوشش
پس پیش کہ از دست تو فریاد تو ان کہ

آخر شیخ عبدالحق اپنی مشکل کشائی کے لیے لاہور پہنچ گئے۔ شاہ ابوالعالی ان دنوں کہیں لاہور سے باہر گئے ہوئے تھے۔ شیخ صاحب ان کی واپسی سے پہلے بزرگوں کے مزارات پر حاضری دے سکے۔ جب شاہ صاحب واپس آئے تو فرمایا کہ ہمیں کچھ دیر باہر رہنا تھا۔ لیکن ہمارے دل میں ایک جذب و کشش پیدا ہوئی، شاید جذبِ عشق تھا جو ہمیں کشاں کشاں لے آیا۔ پہلے تو بہت خفا ہوئے کہ آپ دہلی چھوڑ کر کیوں چلے آئے، آپ کے لیے حکم ہے کہ وہیں ٹھہریے۔ شیخ صاحب نے کہا کہ میں حضرت موسیٰ قدس سرہ کی زیارت کو جانا چاہتا تھا۔ شیرگرگھ میں حضرت مرشد کے آستانہ متبرکہ پر حاضر ہونا چاہتا تھا اور اوج میں مخدوم زادوں، پیر زادوں اور حضرت غوث اعظم کی اولاد کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا تھا لیکن حضرت ابوالعالی نے فرمایا۔ وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔
”ہم با شما اند و از شما جدا نیستند“

بس تم دہلی جاؤ۔ حضرت غوث الاعظمؒ نے تمہارے لیے یہ جملہ فرمایا ہے :

”حق حقایق حقی حق حقت خردانیت حقی“

”ما از تصنیفاتِ شما فائدہ دین و دنیا حاصل کردہ ایم۔ حق تعالیٰ شمارا با ان منتفع گرداند۔ اگرچہ سخنانِ مردم بسیار خواندہ ایم و خواندہ ایم و خواندہ مے شود اما سخنانِ شمارا در فقر گوارائی است کہ سخنانِ مردم دیگر نیست۔“
شیخ صاحب اپنے بیٹے کو لکھتے ہیں کہ آنحضرت لاہور سے فوراً دہلی چلے جانے پر پُصر تھے لیکن میرے نفس بے ثبات میں تردد و تزلزل تھا۔ جب ان کی طرف سے تاکید و تسلی و تمہینیت ہو رہی تھی۔ اور جب ایسا بالکمال شخص محض محبت و اخلاص سے بے غرض و بے عوض اتنا کچھ میرے لیے چاہتا ہو تو کون ایسا سنگدل ہو گا جو نرم نہ ہو جائے۔ ان کی صحبت کا اثر جو میرے ظاہر و باطن پر چھایا ہوا ہے وہ احاطہ تحریر میں نہیں سما سکتا۔ وواع ہوئے وقت حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا :

”توجہ خود بجانب حضرت غوث الاعظمؒ درست دارید و از ہمہ کس قطع کنید۔ ہر چیز خواہد شد۔“

پھر فرمایا کہ شرح مشکوٰۃ کو مکمل کیجئے۔ انشاء اللہ ایسی کتاب ہوگی کہ اہل عالم اس سے مستفید ہوں گے۔ شرح مشکوٰۃ ۱۰۱۹ء سے ۱۰۲۵ء کے درمیان پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اس سے قیاس ہوتا ہے کہ شاہ ابوالعالیؒ سے ان کی ملاقات ۱۰۲۴ء میں یعنی سال وفات سے ایک دو سال پہلے ہوئی ہوگی۔

شاہ ابوالعالیؒ نے ہی حکم دیا کہ فتوح الغیب (مصنف غوث اعظم) را ترجمہ باید کرد و شرح باید نوشت و ہم کار بار اگداشته این کار باید کرد۔

شاہ ابوالعالی اور عبدالقادر بدایونی

شیخ عبدالحق کے علاوہ مورخین میں سے ان کے ہم عصر عبدالقادر بدایونی ہیں جو شیخ داؤد شیرگاہی کو ارشاد پناہی اور ولایت دستگا ہی جانتے تھے۔ اور ان کے جانشین سید ابوالعالی سے بھی ان کو گہری عقیدت تھی۔ وہ ان کے متعلق لکھتے ہیں :

”در چایک روی یگانہ زمانہ و در حالات و مقامات فقر و فاقہ نشانیہ اگر ذکر موافقان رود نام او اذوق، اگر نام سابقان در میان آید ذکر او اسبق۔“

شاہ ابوالعالیؒ نے ان کو ایک خط لکھا تھا جس کو انھوں نے اپنی تاریخ میں نقل کیا۔ ہم بھی تبرکاً اسے محفوظ کر لیتے ہیں :

”زدت اشتیاقاً و الفواد بحسرة
و فی طی احتشاقی تو قد جمره
متی بر رجح العیاب من طول سفره“

عزیز! میں اس زمانہ فترت و فرقت از ہر آشنا و بیگانہ خیر خیریت پرسان، ہر کسی راقا صدی در سولی پنداشته
سلائی و پیامی چشم مے داشت کہ ناگاہ رقیہ مودت تیمہ نسخہ صحت مزاج سودا زوگان ہجر گردیدہ شوق بر شوق و
محبت بر محبت افزودہ۔ الا ان بایات حضرت قادریہ کہ مظلوم مولج جانہ اسر اسیمہ دسر گردان مے دارد۔ درد
دل بیرون مے دہد، معذور خواہند داشت۔

ایدیکم عجبا من سائر الوری	فلما ے من سکری امانی و لا واد
و عافی الحشاء و اللہ غیر ہوا کم	یشاہد کم قلبی کافی بکم ارنی
و فی قاع قبری قبلو یحبو ہم	فہم قبلتی ما دمت حیا و فی ثری
اذا ما اننی منکرا و نکیرا	اجیب نکیر احین یاتی و منکرا
اقول اسئلوا غیری فانی محبہم	و عہدی بہم فی حبہم ما تغیرا

ہمہ لمحہ دعائی رسانند۔ کتبہ الفقیر ابو المعالی

در رقعہ دیگر نوشتہ کہ

اں عزیز می کہ ہمہ شب بدل من گردد

خرم اں روز کہ در دیدہ روشن گردد!

”سلام شوقیہ مرام رفیع الاعلام داؤد بیہ قادر بہ نظام تبلیغ نمود آنکہ محبت شعاری مولانا عبد الغفور رشید عمر راہمی ضرورت است کہ بہ نغمہ التفات عالی برآمدی دارد۔ اگر وقت اں عزیز گنجائش اں داشتہ باشد کہ وقوع یابد الحق بسیار شمر خیر کثیر خواهد بود و الدعا۔ ۱۰۰۱

شاہ ابو المعالی اور ملک الشعراء فیضی

ملک الشعراء فیضی کو ابو المعالی سے بڑی عقیدت تھی۔ ان کی درویشی کا چرچا سنتے اور ان کے اشعار آب دار پسند کرتے، اس لیے ان کی صحبت کے مشتاق تھے۔ انھوں نے شاہ ابو المعالی کو جو خط لکھا، اور انھوں نے جو خط کا جواب لکھا، ان کی نقلیں مقامات داؤدی میں محفوظ ہیں۔ ایک مرتبہ شاہ صاحب فیضی کا کتب خانہ بھی دیکھنے گئے، اور تین دن تک ایسے انہماک سے دیکھتے رہے کہ کھانے پینے کا خیال تک نہ کیا یہ واقعہ بھی ۱۰۰۱ھ سے پہلے کا ہو گا، کیونکہ دوستانہ مراسم ہو چکے تھے تب ہی تو انھوں نے فیضی کے والد شیخ مبارک کی وفات پر (۱۰۰۱ھ) تعزیت نامہ بھیجا۔ متذکرہ صدر دونوں خط بھی ہم نے ترگا یادگار کے طور پر محفوظ کر لیے ہیں۔

نامہ فیضی بنام شاہ ابو المعالی

ای دل برا کہ شہر شوق گذار خط کفر محبت است نوشتن بسیار خط

حدیث ما بزبان قلم نیاید راست حکایت بے دانشی ہم دانش نیاید

نیست قدم کہ سیر کنم بادیہ فراق را نامہ یابی بستہ ام طائر اشتیاق را

سلام اللہ منشور الامالی، علی الخلیج الصغری ابو المعالی

عمر نسبت کہ از دیباچہ مکالم و معالی ایشان سامعہ التذاریع کرے۔ در وقت رفتن و آمدن بر آن شدہ بود کہ محبت نامہ فرستادہ رفیع حجاب نماید چون خاطر قرار نہ بود۔ بران قرار نگرفت و ازان باز کہ درین شہر گرامیت و قرب جوار ہم رسیدہ می خواست کہ استمرار وقت ایشان نماید۔ امر و زبرد امی افتاد تا دیگر امر در بے اختیار

۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴

شد و صدمت، بر جاذبہ شوق خود نموده، اس صحیفہ، اشتیاق را بدر تکلیف روانہ ساخت۔ تکلف بر طرف
فہمے چند باد و ستان جانی بر بردن بر ہیچ چیز ایں نشا، وفا فی برابر نمی توان کرد کہ از عبوری گذر نخواستہ بود۔ بیت
بزم نشا طباہہ گشان را غنیمت است ساقی بیا کہ صحبت یاران غنیمت است

جواب نامہ فیضی از شاہ ابو المعالی

سلام الرحمن نحو جنابکم لان سلامی کا یلیق بیا بیکم

اسلمہ تجاہد و ادویہ مستجابہ کہ از فردایای قبا ی اشواق دقیقہ حقیقہ وصول یافت۔ ابراز می نماید کہ چون ہمائے
ذی ہوائے اقبال بر فرق فقرار شکستہ ہال سایہ شہباز سعادت اطلال گسترده سرور این حال ایسا ترا چنان
از خود ربودہ کہ ہر چند می خواستند کہ اردای شکر این دولت حریفی ادا نمایند نتوانستند۔ لا جرم مجرد دعا التماس
نمودہ شد۔ ہمیشہ بفیض اکبر اجدد باشند و آنکہ فقیر خود را بشرف صحبت راجی اشارت فرمودند۔ عزیز سفید
تن از وصول دی بسی افسردہ بود نیست دارد کہ بایں اعینت اگر بہار نسیم باید از ہر چیز زو تر بشیبت اللہ
تعالی بر سر۔ ان علی ذلک قدیر و بالا حیا بت حدیر۔ والسلام علی

شاہ ابو المعالی اور سید داؤد

شاہ ابو المعالی کو اپنے پیر سے عشق تھا، ان کی دعا تھی،

ای خدا سے من مرا انجام کار دندہ و مردہ بعشق پیر دار

اور وہ کہا کرتے تھے :

”بیچ کار سے ویچ حرکت و سکنت نمی کنم الا با اشارت شیخ خود کہ شیخ داؤد اند قدس سرہ العزیز“
شیخ داؤد کی مدح میں جو انھوں نے اشعار لکھے ہیں ان سے ان کا جوش عقیدت واضح ہے مثلاً

ہستم از جام محبت ہمدم دالم دست	این و آن را چہ شناسم من داؤد پرست
دل افسردہ کی یاد بگفت ہر کسی گری	دل داؤدی باید کہ آہن را دہد نرمی
بتخت فقر بنشینم چو حاصل گشت مقصودم	سلیمانی کنم کہ جان غلام شاہ داؤدم

رباعی ۵

۱۔ مقامات داؤدی۔ مخطوط، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، ص ۱۳۰، ۱۳۱

۲۔ کتاب المکاتیب والرسائل، دہلی، ص ۳۰۳۔

یارب نظری زمین مقصود بخش آزادگی ز بود و نابودم بخش
ہر چند نیم در خور این دولت قاص یک ذرہ ز عشق شیخ داؤد بخش

شاہ ابو المعالی اوس شیخ عبدالقادر جیلانی

چونکہ شیخ داؤد سلسلہ قادریہ میں منسلک تھے، اس لیے ابو المعالی بھی اپنے پیر کی بیعت میں قادری ہوئے۔ اور انھوں نے اس سلسلہ کے فروغ کی کافی کوشش کی۔ اس سلسلہ کے بانی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی سے ان کو الہام عقیقت تھی۔ انھوں نے اپنے اس مرشد کی طرح و ستائش میں غلو و اغراق سے کام لیا ہے ہم نے تحفۃ القادریہ کے تجزیہ و تنقید میں ان اشعار کو نقل کیا ہے جو انھوں نے پیر شائع کی تعریف میں کہے ہیں۔ بعض اشعار کا مفہوم بظاہر شرک کی حدود کو چھو رہا ہے۔ مثلاً ہم یہاں صرف ایک شعر نقل کرتے ہیں:

بادشاہی دجہان را قادری غیر تو کس را نرسید قادری

شاہ ابو المعالی کے متعلق معروف تھا کہ اسی توسل و شیفتگی کے باعث انھیں ایسا قہر حاصل تھا کہ غوث الثقلین خواب میں ان کی رہنمائی کرتے اور مشکلات کو حل کرتے۔ اسی ضمن میں داراشکوہ نے ان کے متعلق ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ اگرچہ پیروں کے متعلق بہت سی کرامات منسوب ہو جاتی ہیں اور آج کل کی علمی و سائنسی دنیا میں ایسی خلاف عادت باتوں پر یقین کرنا دشوار ہوتا ہے۔ لیکن بعض عصری ثقہ شہادت کی بنا پر اس قسم کی محیر العقول باتوں پر یقین کر لینا بعید از عقل نہیں۔ داراشکوہ لکھتے ہیں کہ ان سے اخوند ملا نعمت اللہ نے بیان کیا۔ یہ ملا حضرت میا نیر کے مرید اور داراشکوہ کے مرشد حضرت ملا شاہ کے دوست اور پیر بھائی تھے۔ انھوں نے کہا: ایک دن میرے دل میں آیا کہ مجھے غوث الثقلین سے عقیقت ہے، کیا انھیں بھی اس بات کی خبر ہے کہ نہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی مقام میں عاجز و بے بس ہو گیا ہوں۔ میرا سر سنگا ہے۔ اس وقت غوث الثقلین تشریف لائے اور مجھے سفید پگڑی عنایت کی اور فرمایا۔ ملا نعمت اللہ ہم ایسے موقعوں پر آپ سے باخبر رہتے ہیں۔ اس سے اگلے دن شاہ ابو المعالی نے مجھے بلایا اور سفید پگڑی عنایت کی اور کہا کہ یہ وہی پگڑی ہے کہ

شاہ ابو المعالی کو کشف باطن یعنی کشف قلب کا ملکہ حاصل تھا۔ ہشت محفل میں بھی چند واقعات مندرج ہیں لیکن سب سے مہذبہ معاصر شہادت داراشکوہ کی ہے جنھوں نے اپنے پیر و مرشد حضرت ملا شاہ کی زبانی بیان کیا ہے کہ:

”ایک دن میں استاد ملّا نعمت اللہ کے ہمراہ آپ کی زیارت کو گیا۔ ایک شخص ان کے لیے ایک تسبیح لایا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر شاہ صاحب، صاحبِ کرامت ہیں تو یہ تسبیح مجھے مرحمت فرمائیں۔ جب میں رخصت ہونے لگا تو انھوں نے مجھے بلایا اور وہ تسبیح مجھے عنایت کر دی اور کہا جب یہ تسبیح تمہارے ہاتھ میں آئے تو سو مرتبہ صلوات پڑھو۔“

تصانیف

شاہ ابوالعالی کی اصلی شہرت تو ان کی درویشی اور کمالات معنوی کی وجہ سے ہے لیکن شاعر ہونے کی حیثیت سے بھی ان کا رتبہ کم نہیں ہے۔ لیکن اس کی طرف کم توجہ دی گئی ہے۔ ان کا ایک مرتب دیوان بھی موجود ہے دوسری تالیفات میں بھی بعض جگہ ان کے منتخب اشعار نظر آتے ہیں۔

انھیں تالیف و تصنیف کا بھی شوق تھا۔ ان کی دیگر تالیفات مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ تحفۃ القادریہ

۲۔ رسالہ شوقیہ

۳۔ مونسِ جان

۴۔ زعفرانِ زار

۵۔ گلستانہ باغِ ارم

۶۔ ہشت محفل یعنی ملفوظات مرتبہ سید محمد باقر

اکثر معاصر اور متاخر مؤرخوں اور تذکرہ نگاروں نے تحفۃ القادریہ کا ذکر کیا ہے۔ مقاماتِ داؤدی میں مونسِ جان کا بھی ذکر ہے۔ رسالہ شوقیہ کے متعلق کسی نے ذکر نہیں کیا۔ ہشت محفل کا حال ابھی ابھی منکشف ہوا ہے۔ اس کا ایک کرم خوردہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے۔

شاہ ابوالعالی شاعر بھی تھے اور غزلی تخلص کرتے تھے۔ ان کا دیوان بھی پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے۔

شاہ صاحب کی تصانیف اور شاعری پر ثقافت کے کسی آئندہ شمارے میں ہم تفصیل سے گفتگو کریں گے :